فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم یکشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۸ امان ۱۳۴۴ ہش ۔ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ ۔ ۲۸ مارچ ۱۹۶۵ء	نمبر ۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۷ مارچ بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ نزلہ ابھی کچھ باقی ہے اور ضعف بھی ہے۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچے ایمان و یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے

جہاں سچی معرفت اور چمکتا ہوا یقین خدا پر ہو وہاں ممکن نہیں کہ گناہ رہے

"تمام سعادتمندیوں کا مدار خدا شناسی پر ہے اور نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے جس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ خدا ہے وہ بڑا قادر ہے وہ ذوالعذاب الشدید ہے۔ یہی ایک نسخہ ہے جو انسان کی متمردانہ زندگی پر ایک بھسم کرنیوالی بجلی گراتا ہے پس جب تک انسان اٰمنت باللہ کی حدود سے نکل کر عرفت اللہ کی منزل میں قدم نہیں رکھتا اس کا گناہوں سے بچنا محال ہے اور یہ بات کہ ہم خدا کی معرفت اور اس کی صفات پر یقین لانے سے گناہوں سے کیونکر بچ جائیں گے۔ ایک ایسی صداقت ہے جس کو ہم جھٹلا نہیں سکتے۔ ہمارا روزانہ تجربہ اس امر کی دلیل ہے کہ جس سے انسان ڈرتا ہے اس کے نزدیک نہیں جاتا۔ مثلاً جبکہ یہ علم ہو کہ سانپ ڈس لیتا ہے اور اس کا ڈسا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے تو کون دانشمند ہے جو اس کے مونہہ میں ہاتھ دینا تو درکنار کبھی ایسے سوٹے کے نزدیک بھی جانا پسند کرے جس سے کوئی زہریلا سانپ مارا گیا ہو۔ اسے خیال ہوتا ہے کہ کہیں اس کے زہر کا اثر اس میں باقی نہ ہو۔ اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ فلاں جنگل میں شیر ہے تو ممکن نہیں کہ وہ اس میں سفر کر سکے یا کم از کم تنہا جا سکے۔ بچوں تک میں یہ مادہ اور شعور موجود ہے کہ جس چیز کے خطرناک ہونے کا ان کو یقین دلایا گیا ہے وہ اس سے ڈرتے ہیں۔ پس جب تک انسان میں خدا کی معرفت اور گناہوں کے زہر کا یقین پیدا نہ ہو کوئی اور طریق خواہ کسی کی خودکشی ہو۔ یا قربانی کا خون نجات نہیں دے سکتا اور گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں کر سکتا۔ یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رُک ہی نہیں سکتا کہ ایک چمکتا ہوا یقین اس کو حاصل ہو کہ خدا ہے اور اس کی تلوار ہے جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے۔ جب تک یہ حالت پیدا نہ ہو گناہ سے بچ نہیں سکتا۔ اگر کوئی کہے کہ ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ وہ نافرمانوں کو سزا دیتا ہے مگر گناہ ہم سے دُور نہیں ہوتے میں جواب میں یہی کہوں گا کہ یہ جھوٹ ہے اور نفس کا مغالطہ ہے۔ سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے۔ جہاں سچی معرفت اور چمکتا ہوا یقین خدا پر ہو وہاں ممکن نہیں کہ گناہ رہے" (الحکم ۳۰ دسمبر ۱۹۰۱ء)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۷ مارچ۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ کے دوران جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت، باہمی محبت و اخوت اور ہمدردی نوع انسان سے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت پُر معارف ملفوظات پڑھ کر سنائے اور احباب کو حضور علیہ السلام کی ان بیش قیمت نصائح پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

○ ربوہ — محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ (دارالضیافت) مطلع فرماتے ہیں۔ کہ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نئی عمارت میں منتقل ہو گیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ لنگر خانہ کی نئی عمارت ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہو۔ اور اس میں لنگر خانہ بفضل تعالیٰ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جائے آمین

○ محترم سید کمال یوسف صاحب اعلائے کلمۃ الاسلام کی غرض سے سکنڈے نیویا جانے کے لئے مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۵ء کو ساڑھے تین بجے سہ پہر بذریعہ ریل کار ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

○ مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۶۵ء کا الفضل بس کے کلینر کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے لاہور وقت پر نہ پہنچ سکا۔ خاکسار جملہ احباب لاہور سے معذرت خواہ ہے

(منیجر الفضل ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۵ء

یضع الحرب کی پیشگوئی اور جماعت احمدیہ

احمدی دوست جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں کئی ایک جگہ بتایا ہے کہ ہمارے آقا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام ہیں ایک جلالی اور ایک جمالی۔ آپؐ کا جلالی نام محمدؐ ہے اور جمالی نام احمدؐ ہے قرآن کریم میں آپؐ کے یہ دونوں نام آتے ہیں۔ پہلی کتب میں سے بھی تورات میں آپؐ کا جلالی نام بتایا گیا ہے اور انجیل میں آپؐ کا جمالی نام آیا۔ سیدنا حضرت موسےٰ علیہ السلام جلالی نبی تھے اور سیدنا حضرت عیسٰی علیہ السلام جمالی نبی تھے۔ مگر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ دونوں شانیں جمع کر دی گئی ہیں۔ چنانچہ کسی شاعر کا کلام ہے ؎

حسن یوسف دم عیسٰی ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی زبان میں اس کو اس طرح بیان فرمایا ہے ع

ہر نبوت را بروشد اختتام

جلالی اور جمالی شانیں نبوت ہی کے دو پہلو ہیں۔ سو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں یہ دونوں شانیں جمع کر دی گئی ہیں۔ یعنی شانِ محمدیت یا شانِ جلالی اور شانِ احمدیت یا شانِ جمالی۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں شانوں کا معیاری نمونہ دکھایا ہے۔ جہاں آپؐ کو کفار نے تلوار اٹھانے پر مجبور کیا اور اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو ان کفار پر تلوار کے ذریعہ فتح عطا فرمائی۔ وہاں آپؐ نے اپنے خلق صلح کن اور محبت آمیز کردار سے بڑے بڑے سنگدلوں کے دل موم کر دیئے۔ اللہ تعالےٰ نے جہاں یہ فرمایا ہے۔ کہ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ۔

وہاں یہ بھی ساتھ ہی فرمایا ہے

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

یعنی آپؐ اور آپؐ کے ساتھی جہاں کفار پر غلبہ کرنے والے ہیں وہاں آپس میں رحم و محبت کے پیکر بن جاتے ہیں۔ ہزاروں لوگوں نے صرف آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کے عظیم خُلق کی وجہ سے اسلام کو قبول کیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تلوار تو محض ایک استثنائی چیز تھی جو کفار کے ظلم و ستم کے مقابلہ میں اٹھائی گئی تھی ورنہ اسلام کی قبولیت کی وجہ آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کی ہمدردی بنی نوع انسان۔ خدمتِ خلق اور باہمی محبت تھی۔ جن لوگوں کو آپؐ کے اس پہلو کے عرفان کی توفیق ملتی وہ دل و جان سے آپؐ کا گرویدہ ہو جاتے۔

اس کے باوجود یہ ایک حقیقت ہے کہ چونکہ آپؐ کے زمانے اور آپؐ کے خلفائے راشدین کے زمانے میں مخالفوں نے تلوار کے زور سے اسلام کو اور آپؐ کے ساتھیوں کا نام و نشان دنیا سے مٹانا چاہا۔ اس لئے ناچار آپؐ کو خدا کی تلوار کے جوہر بھی دکھانے پڑے۔ یہ آپؐ کی شان جلالی کا ظہور تھا۔ جس کا آپؐ کے عہد اور ساتھ ملتے عہد میں ہونا ضروری تھا۔ اور اگرچہ آپؐ کی شان جمالی کی بھی نظیر نہیں۔ لیکن ضرورت وقت کے مطابق شان جلالی ہی دُنیا کی آنکھوں میں چکاچوند کرتی رہی ہے۔

اس وجہ سے ائمہ اور مفسرین کبار اس نتیجہ میں متفق ہیں کہ آپؐ کی شانِ جمالی کا ظہور آخری زمانہ میں پھر اس طرح سے ہونے والا ہے کہ آخر کار یہ دنیا جنت کا ایک نمونہ بن جائے گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے متاثر ہو کر علامہ اقبال مرحوم نے بھی اپنی ایک نظم میں اس کا اظہار کیا ہے۔ ؎

ہو چکا گو قوم کی شانِ جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شانِ جمالی کا ظہور

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس زمانہ کے متعلق جو پیشگوئیاں فرمائی ہیں ان سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کی شانِ جمالی کا ظہور ایک دفعہ پھر آخری زمانہ میں اس طرح ہوگا کہ دنیا میں جنگ و جدل ختم ہو جائیں گے۔ چنانچہ مسیح موعود کے متعلق پیشگوئی ہے کہ

یضع الحرب

یعنی مسیح موعودؑ جب ظہور کریں گے تو جنگ و جدل کا خاتمہ کر دیں گے۔

دوسرے لفظوں میں مسیح موعودؑ اسلام کی شان جمالی کا مظہر ہو گا۔ اس کا مشن دنیا کو صلح و محبت کا پیغام دینا ہو گا۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپؑ کو ابن مریم کا نام دیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آنیوالا مسیح ابن مریم کی خو بو پر آئے گا۔ جس طرح سلسلہ موسوی میں مسیح ناصری علیہ السلام صلح و محبت کا پیغام لے کر آئے تھے، مسیح موعود یہی پیغام شانِ احمدیت کے جلووں کے ساتھ دُنیا کو سنائے گا۔ اور جنگ و جدل کو ختم کرنے کی تلقین کرے گا۔ اور ایک ایسی زبردست مہم چلائے گا کہ آخر کار دنیا تسلیم کرلے گی کہ دنیا کے اجتماعی اور انفرادی مفادات صلح و محبت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ دنیا جان جائے گی کہ جنگ و جدل انسانیت کے لئے سخت خطرناک ہے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں ایک طرف جنگ و جدل کا بازار گرم ہے۔ وہاں پر ایک قوم پکار رہی ہے کہ ہم صلح و محبت سے جھگڑے نپٹانا چاہتے ہیں۔ یہ آواز اس زور سے یونہی بلند نہیں ہو رہی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ انسانی ضمیر کی آواز ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی مشیئت سے مجسم ہو کر فضا میں ارتعاش پیدا کر رہی ہے۔ بلاشبہ سعید روحیں ہمیشہ ہی صلح و امن چاہتی رہی ہیں۔ اور انبیاء علیہم السلام دنیا میں صلح و آشتی کی فضا قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ لیکن اس آخری زمانہ میں تمام سعید روحوں اور تمام انبیاء علیہم السلام کی معجزہ کی آواز اسلام کی برکات کی وجہ سے مجتمع ہو کر اٹھنے لگی ہے۔ تاکہ یضع الحرب کا معجزہ ظاہر ہو۔

جماعت احمدیہ کا دعوےٰ ہے کہ ہم نے آخری زمانے کے مسیح موعودؑ کو مان لیا ہے۔ جس کا دعوےٰ ہے کہ میں وہی ہوں جس کی پیشگوئی احادیث میں کی گئی ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ آپؑ دنیا میں امن و امان کی فضا پیدا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اور یضع الحرب کے صرف یہ معنی نہیں ہیں کہ قومیں جنگ و جدل چھوڑ دیں گی۔ بلکہ اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ افراد بھی باہم کینہ اور دشمنیاں اور لڑنا بھڑنا چھوڑ دیں گے۔

اس لئے ہم جو آپؑ کی جماعت میں داخل ہیں اور احمدی کہلاتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ بن جائیں۔ اور تمام باہمی تنازعات میں صلح و صفائی کر لیں تاکہ یضع الحرب کی پیشگوئی کے مصداق بنیں اور دنیا سے جنگ و جدل کے نشانات مٹانے کے لئے جدوجہد کے قابل ہوں۔

متفرقات

خدا کو دل کی رگ رگ میں بسا لیں
بتوں کو کعبۃ اللہ سے نکالیں

سیاست ہے زمانے کا بڑا بت
انہیں کہدو یہ مسجد سے اٹھا لیں

ہمارا بھی خدا حافظ ہے تنویرؔ
وہ اپنی طاقتیں سب آزما لیں

خدا کی اطاعت نبی کی اطاعت
اسی سے ہے تہذیب اپنی عبارت

صلوٰۃ و زکوٰۃ و حج و صوم و کلمہ
مسلمان کی تو یہی ہے ثقافت

تنویر

احمدیت کا مستقبل

مکرم نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

"احمدیت کا مستقبل" کے موضوع پر روشنی ڈالنے کے لئے دو باتیں بنیادی طور پر غور طلب ہیں ایک تو یہ کہ احمدیت کیا ہے ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ جس چیز کے مستقبل پر ہم غور کر رہے ہیں وہ ہے کیا۔ پس یہ نہایت اہم بات ہے کہ ہم معلوم کریں کہ احمدیت ہے کیا۔ اور دوسرے یہ کہ کسی چیز کے مستقبل کے متعلق ہم کس طرح واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔ اور کن باتوں کو بنیاد بنا کر اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ مستقبل جیسا کہ ہم میں سے ہر ایک خوب جانتا ہے ایک ایک پردے کے پیچھے چھپا ہوا ہوتا ہے۔ اور ہماری ظاہری آنکھیں اسے دیکھنے سے قاصر ہیں۔ پس اس سلسلہ میں ہمیں اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ مستقبل کے متعلق کوئی یقینی بات کہنے کے لئے ہمیں اپنے خیالات کو یا نتائج کو کن بنیادی باتوں پر استوار کیا جانے ـــ ہم سب سے پہلے اس سوال کو لیتے ہیں کہ احمدیت کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:-
"جب خدا تعالیٰ نے زمانہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پا کر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کے لئے مامور فرمایا اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ اس دنیا کے لوگ تیرھویں صدی ہجری ختم کر کے چودھویں صدی کے سر پر پہونچ گئے تھے۔ تب میں نے اس حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کے لئے آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اٹھ گیا ہے اس کو دوبارہ قائم کروں اور خدا سے قوت پا کر اس کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو صلاح اور تقوے اور راستبازی کی طرف کھینچوں اور ان کی اعتقادی اور عملی غلطیوں کو دور کروں اور پھر جب اس پر چند سال گزرے تو بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس امت کے لئے ابتدا سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا۔ جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول اکرمؐ نے دی تھی وہ میں ہی ہوں۔"

گویا حقیقی معنوں میں احمدیت نام ہے تجدید دین کا اور ایمان کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنے کا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ یہ کام "خدا سے قوت پا کر اس کی ہاتھ کی کشش سے دنیا کو صلاح اور تقوے اور راستبازی کی طرف کھینچنے کا ہے۔ اور لوگوں کی عملی اور اعتقادی غلطیوں کو دور کرنے کا ہے۔" اور اس کام کی سرانجام دہی کے لئے ایک مسیح اور مہدی ابتدا سے موعود تھا۔ اور اس کی پیشگوئی خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ اور آنحضرتؐ فرماتے ہیں:-

والذی نفسی بیدہ لیوشکن
ان ینزل فیکم ابن مریم
حکماً عدلاً فیکسر الصلیب
ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ
(بخاری)

اس حدیث میں "ابن مریم" کے نزول کی پیشگوئی کے ساتھ ہی حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس ابن مریم کے کام کی طرف بھی اشارہ فرما دیا ہے۔ اور اس اشارہ میں یہ راز بھی مضمر ہے کہ اس کے آنے کے وقت زمانے کو سب سے بڑی ضرورت کیا ہوگی۔ اس سے پہلے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کا ایک اقتباس نقل کیا ہے۔ اس اقتباس میں تجدید دین کا خاص طور پر ذکر آتا ہے۔ اس سلسلہ میں آنحضرتؐ کا فرمان جو ایک وعدہ اور پیشگوئی کی حیثیت رکھتا ہے وہ یہ ہے۔

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ
علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ
من یجدد لھا دینھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی بنیادی اینٹ یہی حدیث ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اصل کام تجدید دین ہے یا دوسرے الفاظ میں اسلام کو اپنی اصلی حالت میں پیش کرنا اور ساری دنیا کو اس کی طرف آنے کی دعوت دینا ہے اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام ہے جس کا نام ہم احمدیت رکھ سکتے ہیں۔

پس جب ہم احمدیت کا ذکر کرتے ہیں تو دراصل ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسلام کی وہ اصل شکل جسے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یاد رہے کہ جو شخص اترنے والا تھا وہ عین وقت پر اتر آیا۔ اور آج تمام نوشتے پورے ہو گئے۔ تمام نبیوں کی کتابیں اس زمانہ کا حوالہ دیتی ہیں۔ عیسائیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اس زمانہ میں مسیح موعود کا آنا ضروری تھا۔ ان کتابوں میں صاف طور پر لکھا تھا کہ آدم سے چھٹے ہزار کے آخر پر مسیح موعود آئے گا۔ سو چھٹے ہزار کا اخیر ہو گیا۔ اور لکھا تھا کہ ذوالسنین ستارہ نکلے گا۔ سو مدت ہوئی کہ نکل چکا اور لکھا تھا کہ اس کے ایام میں سورج اور چاند کو ایک ہی مہینے میں جو رمضان کا مہینہ ہوگا گرہن لگے گا۔ سو مدت ہوئی کہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہو چکی اور لکھا تھا کہ اس کے زمانہ میں ایک بڑے جوش سے طاعون پیدا ہوگی۔ اس کی خبر انجیل میں بھی موجود ہے سو تم دیکھتے ہو کہ طاعون نے اب تک پیچھا نہیں چھوڑا۔ اور قرآن کریم اور احادیث اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا۔ کہ اس کے زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی جو آگ سے چلے گی۔ اور انہیں دنوں میں اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ اور یہ آخری حصہ کی حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے۔ سو وہ سواری ریل ہے جو پیدا ہو گئی۔ اور لکھا تھا کہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا۔ سو صدی میں سے بھی اکیس برس گزر گئے۔ اب ان تمام نشانوں کے بعد جو شخص مجھے رد کرتا ہے۔ وہ مجھے نہیں بلکہ تمام نبیوں کو رد کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے جنگ کر رہا ہے۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا۔ تو اس کے لئے بہتر تھا۔"

دوسرا سوال جو قابل غور ہے یہ ہے کہ مستقبل کے متعلق ہم کیونکر اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ ہم کیونکر جان سکتے ہیں کہ کسی چیز یا کسی تحریک کا مستقبل کیا ہوگا۔ احمدیت ایک تحریک ہے اور اس تحریک کے مستقبل کے متعلق ہم کس طرح علم حاصل کر سکتے ہیں مستقبل کے متعلق علم حاصل کرنے کے دو ذرائع ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ علیم وخبیر ہستی جسے مستقبل کا اس طرح علم ہے جس طرح ماضی وحال کا۔ ہمیں کچھ بتائے اور ہم اس پر یقین کر لیں چاہے ہماری سمجھ میں وہ بات آئے یا نہ آئے۔ ہم اس بات کو مان لیں اور یقین کے ساتھ کہہ دیں کہ مستقبل کے متعلق خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے اور ایسا ہی ہوگا۔ یہ طریق سب سے زیادہ آسان اور سب سے زیادہ یقینی ہے۔ لیکن جس قدر یہ طریق آسان اور یقینی ہے اتنا ہی ایمان بالغیب کے ساتھ اس کا مضبوط رشتہ ہے اور ایمان بالغیب کی نعمت دنیا میں ہر شخص کو میسر نہیں آتی۔ دنیا میں انسانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی باتوں پر خصوصاً جبکہ ان کا تعلق مستقبل سے ہو ایمان لانا مشکل سمجھتی ہے یا ایمان لاتی ہے تو وہ محض رسمی ایمان ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ یقین کی دولت شامل نہیں ہوتی چنانچہ ایسے لوگوں کے لئے محض اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خبروں کے علاوہ ایسے شواہد پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن کی طرف عقل راہ نمائی کرے۔ اور جن سے آسانی سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکے کہ مستقبل کے متعلق جو بات کہی جا رہی ہے۔ وہ بہت حد تک درست ہے۔ "بہت حد تک" کے الفاظ ہم اس لئے استعمال کر رہے ہیں کیونکہ شواہد آخر شواہد ہیں۔ اور ان سے جو نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔ وہ بیشتر تاثرات کا ماحصل ہوتے ہیں۔ اور تاثرات ہر شخص کے جداگانہ ہوتے ہیں۔ لیکن بہرحال جب شواہد کی کثرت ہو۔ تو پھر کم لوگوں ہی کو انکار کی جرأت ہو سکتی ہے۔

ہم بھی انہی دو امور کے متعلق بعض باتیں پیش کرنا چاہتے ہیں یعنی اوّل خدائے علیم وخبیر احمدیت کے مستقبل کے متعلق کیا فرماتا ہے اور دوئم۔ ماضی اور حال کے شواہد کس امر کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ احمدیت کا مستقبل کیا ہوگا۔ اس سلسلہ میں ہم سب سے پہلے قرآن کریم کی ایک آیت کی طرف توجہ مبذول کرتے ہیں اور وہ آیت ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ
بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ
علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون

احمدیت کے مستقبل کے متعلق سب سے بڑی اور سب سے زیادہ یقینی پیشگوئی اس آیت میں پائی جاتی ہے۔ نہ صرف ہماری جماعت بلکہ ہماری جماعت کے معرض وجود میں آنے سے قبل بھی قرآن کریم کے مفسر اس آیت کے متعلق اس بات پر متفق رہے ہیں کہ یہ آیت مسیح موعود کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور کہ جب مسیح موعود ظاہر ہوگا تو اس کے ذریعہ اسلام ساری دنیا پر غالب آ جائے گا۔ ہمارا ایمان ہے کہ مسیح موعود جس کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار تھا۔ وہ

ظہور پذیر ہو چکے ہیں جس کا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے کہ جنہیں ہم مسیح موعودؑ مانتے ہیں۔ ان کے ذریعہ اب اسلام باقی تمام مذاہب پر غالب آجائے گا تو گویا احمدیت کا مستقبل یہ ہے کہ اپنے وقت پر یہ پیشگوئی ضرور پوری ہوگی اور احمدیت جس کا مطلب ہے حقیقی اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے گی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح اور مہدی کے ظہور کے سلسلہ میں جو پیشگوئیاں کی ہیں وہ بھی درحقیقت دوہری پیشگوئیاں ہیں۔ یعنی ایک طرف تو مسیحؑ اور مہدی کے ظہور کی پیشگوئیاں ہیں۔ اور دوسری طرف مسیح ومہدی کے کام اور اس کی کامیابی کی پیشگوئیاں ہیں۔

مثلاً اس حدیث کو دیکھئے۔

والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیہ۔

اس حدیث میں جہاں ایک طرف ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ہے وہاں اس کے ساتھ ہی اس کے کام کے متعلق بھی وضاحت اور صراحت سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ کسر صلیب کرے گا۔ اور اگر کسر صلیب میں اسے کامیابی ہونی ہے۔ تو یقیناً اس کا یہی مطلب ہے کہ اس کا مشن ساری دنیا پر غالب آجائیگا اور اس کے مشن کا دوسرا نام احمدیت ہے۔ اس لئے حتمی طور پر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ احمدیت کا مستقبل یہ ہے کہ یہ ساری دنیا پر غالب آجائے گی۔

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث اس سے بھی زیادہ واضح ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ ذالک الیوم حتی یبعث فیہ رجلاً منی او من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً و جوراً۔

اس حدیث میں بھی جہاں ایک طرف ایک شخص کی آمد کا ذکر ہے۔ وہاں اس کے ساتھ ہی اس کے مشن کا ساری دنیا میں جاری وساری ہونا بھی صریحاً بیان کیا گیا ہے یعنی ساری زمین کو وہ اسی صورت میں عدل و انصاف سے بھر سکے گا جبکہ اسے ساری دنیا پر تصرف حاصل ہو جائے گا۔ تو گویا اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ اس شخص کا مشن ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔ اور نہایت کامیابی کے ساتھ پھیلے گا۔ اب چونکہ وہ شخص آچکا ہے اور اس کے مشن کا نام احمدیت ہے۔ اس لئے یہ بات یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ احمدیت کا مستقبل یہ ہے کہ اسے ساری دنیا میں پھیلنا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب انشاء اللہ یہ بات ظہور پذیر ہو کر رہے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے الہاماً بتایا کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

اگرچہ محض اس ایک الہام کو سنکر یہ تاثر بھی لیا جاسکتا ہے کہ پیغام کا پہنچنا اور بات ہے اور اس پیغام کے ماننے والوں کا دنیا پر غالب آجانا اور بات ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بھی فرمایا تھا کہ

"میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤنگا اور تیرے گروہ کو قیامت تک غالب رکھوں گا۔"

اور فرمایا۔

"تو مدد دیا جائے گا اور کسی کو گریز کی جگہ نہ رہے گی۔ تو حق کے ساتھ نازل ہوا اور تیرے ساتھ نبیوں کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ خدا نے اپنے فرستادہ کو بھیجا تا اپنے دین کو قوت دے۔ اور سب دینوں پر اس کو غالب کر دے۔" (کتاب البریہ)

اسی طرح یہ بھی الہاماً فرمایا:۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔" (باقی)

"تحریک احمدیت اور اس کے نقاد"

از محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ مکرم برادرم مولوی دوست محمد صاحب کا ایک قیمتی اور خیال افروز مقالہ "تحریک احمدیت اور اس کے نقاد" کے نام سے ہدیہ ناظرین کر رہی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ قیمتی مقالہ احباب جماعت کے علم میں قیمتی اضافہ کا موجب ہوگا۔ اور تبلیغ احمدیت میں بھی بہت ممد ثابت ہوگا۔ یہ ایک حقیقت ہے جس پر مذاہب عالم کی تاریخ گواہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے والوں پر ایک ہی قسم کے اعتراضات کئے جاتے ہیں جو اہل علم کے لئے اس بات کا مزید ثبوت ہوتا ہے کہ یہ پاک باز ایک ہی منبع سے نکلنے والے اور ایک ہی سرچشمہ سے پانی پینے والے ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

مایقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک

یعنی تجھ پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں وہ وہی ہیں جو تجھ سے پہلے انبیاءؑ پر کئے جاتے تھے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ تجھے ان انبیاء گزشتہ سے اور تیرے دشمنوں کو ان انبیاءؑ کے مخالفوں سے مشابہت ہے۔ اس مقالہ کے مطالعہ سے آپ پر قرآن کریم کے اس بیان کی صداقت ثابت ہو جائے گی۔ کیونکہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں۔ اگر ان کو قبول کیا جائے تو کوئی نبی ایسا نہیں۔ جو ان اعتراضات کی زد سے بچ جائے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ احمدیت کے نقاد تعصب اور عناد سے کام لیتے ہیں اور حق جوئی اور حق طلبی ان کے مد نظر نہیں ہوتی۔

میں احباب جماعت خصوصاً مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست کروں گا کہ وہ اس مفید مقالہ کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اور خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ برادرم مکرم مولوی دوست محمد صاحب کو ان کی اس محنت کی جزائے خیر دے۔ اور اس کے اعلیٰ نتائج پیدا فرمائے۔ اور ان کا یہ مقالہ بہتوں کے لئے ہدایت کو پانے اور قبول کرنے کا ذریعہ ثابت ہو۔

والسلام۔ مرزا رفیع احمد

جماعت احمدیہ بدوملہی کا کامیاب جلسہ

جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ کے زیر انتظام ~~مسجد احمدیہ~~ میں مورخہ ۲۲، ۲۳ مارچ ۱۹۶۵ء کو ایک کامیاب جلسہ منعقد ہوا۔ مردوں اور مستورات نے کافی تعداد میں جلسہ میں شرکت کی۔

پہلا اجلاس ۲۲ مارچ کو ۸ بجے تا ۱۱ بجے شب زیر صدارت مکرم محمد عثمان صاحب صدیقی ایم۔ اے سابق مبلغ مغربی افریقہ و ٹلی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم ڈاکٹر نور الدین صاحب نے کی۔ اور حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کا نعتیہ کلام

"علیک الصلوٰۃ علیک السلام"

مکرم پروفیسر منظور احمد صاحب شاکر ایم۔ اے نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد مولوی فاضل نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے" کے موضوع پر اپنا مقالہ پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد مکرم ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ایاز نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک نظم پڑھی بعدہ مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ نے "احمدیت بلاد عربیہ میں" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ مکرم پروفیسر قاضی محمد بشیر صاحب ایم۔ اے نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارفع و اعلیٰ مقام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

دوسرا اجلاس ۲۳ مارچ صبح ۹ بجے تا ۱۱½ بجے منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم پروفیسر قاضی محمد بشیر صاحب ایم۔ اے نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم عبد القدوس صاحب نے کی۔ اور نعت النبیؐ مکرم پروفیسر منظور احمد صاحب شاکر ایم۔ اے نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی۔ ایم۔ اے نے "جماعت احمدیہ اور ممالک غیر میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ ازاں بعد مشتاق احمد صاحب بٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ بعدہ یوم جمہوریہ کے پیش نظر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے "مسلمانوں کا ماضی حال اور مستقبل" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ اس کے بعد صاحب صدر نے "اسلام ہمارا دین ہے" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ بالآخر اسلام کی ترقی اور استحکام پاکستان کے سلسلہ میں اجتماعی دعا پر جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی ہر دو اجلاس نہایت کامیابی کے ساتھ سرانجام پائے

خاکسار عبد الغنی بٹ سیکرٹری اصلاح وارشاد

جماعت احمدیہ بدوملہی

جماعتِ احمدیہ بھڈیار کے چند بزرگوں کا ذکرِ خیر

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم سنگاپور

ہمارے آبائی گاؤں موضع بھڈیار تحصیل اٹاری ضلع امرتسر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانے سے ہی تقریباً بیس پچیس اصحاب پر مشتمل ایک مخلص جماعت قائم تھی۔ لیکن افسوس کہ تقسیم برصغیر ہند کے بعد یہ مخلص جماعت پاکستان کے مختلف حصوں میں بکھر گئی۔

سب سے پہلے تقریباً ۱۹۰۱ء میں خاکسار کے تین بزرگوں نے یعنی مکرم میاں جمال دین رضؓ مکرم میاں محمد دین صاحب رضؓ اور مکرم میاں کرم دین صاحب رضؓ نے ملتان سے جہاں کہ وہ چند ماہ کے لئے اپنے گاؤں بھڈیار سے کسبِ معاش کے سلسلہ میں گئے ہوئے تھے۔ بذریعہ خطوط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ اور بعد میں حضورؑ کے ملتان تشریف لے جانے پر وہیں حضورؑ سے ملاقات کا شرف بھی انہیں حاصل ہوا۔ ملتان میں ان کی ملاقات ایک بزرگ عالم مولوی الٰہی بخش صاحب سے ہوئی جن سے مکرم میاں محمد دین صاحب مرحومؓ نے سنا کہ قادیان میں کسی بزرگ نے مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کا دعوےٰ فرمایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے مولوی الٰہی بخش صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب نور القرآن ہر دو حصے لے کر پڑھی۔ انہوں نے خود خاکسار سے بیان فرمایا کہ اس کتاب کے چند صفحات پڑھنے پر ہی مجھے شرح صدر ہو گیا کہ حضورؑ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ تاہم میں اسی وقت اٹھا اور نفل پڑھ کر سجدہ میں بہت دعا کی کہ اے مولیٰ کریم یہ تو سچا معلوم ہوتا ہے۔ اگر واقعی یہ تیرا مرسل اور برگزیدہ مسیح موعود ہے تو اے مولیٰ تو ہمارے سارے خاندان کو اسے قبول کرنے اور اس کی جماعت میں شامل ہونے کا شرف عطا فرما۔ شام کو بھائی کرم دین صاحب آئے تو پھر انہیں دیکھکر بھی میں نے یہی دعا کی کہ الٰہی ان کا بھی دل کھول دے اور ہدایت نصیب کر اور ساتھ ہی میں نے کتاب نور القرآن ان کے ہاتھ میں دے دی کہ دیکھو کیسی ایمان افروز اور پُر حقائق کتاب ہے اور کیسی بے مثال روحانی جاہ و جلال سے عیسائیت کے مقابل پر اسلام کی حقانیت ثابت کی ہوئی ہے۔

کچھ عرصہ بعد بھائی جمال دین صاحب رضؓ آئے تو ان سے بھی ہم نے مفصل ذکر کیا۔ اور کتاب بھی دکھائی۔ انہوں نے بھی دو تین روز کے بعد فرمایا کہ ایسی مقدس اور پر اثر تحریر کسی جھوٹے کی نہیں ہو سکتی۔ اسے پڑھنے سے دل میں ایک نیا ایمان اور نور پیدا ہوتا ہے۔ اور ہمیں مشورہ دیا کہ بیعت کر لینی چاہیئے۔ چنانچہ ہم تینوں بھائیوں نے ملتان سے ہی قادیان بیعت کے خط حضور علیہ السلام کی خدمت میں لکھ دیئے اور جماعت میں شامل ہو گئے۔ حضورؑ کی طرف سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضؓ نے جواب بھیجا کہ حضورؑ نے ہماری بیعتیں منظور فرما لی ہیں۔ بعد میں ہماری خوش قسمتی سے حضورؑ خود چند دنوں کے لئے ملتان تشریف لے آئے اور ہم تینوں حضورؑ سے ملاقات اور آپؑ کی پاک صحبت سے فیضیاب ہوئے۔

کچھ عرصہ بعد اسی سال یہ تینوں بزرگ ملتان سے اپنے گاؤں بھڈیار ضلع امرتسر واپس آ گئے اور واپس آ کر سب سے پہلے انہوں نے اپنے والد صاحب یعنی خاکسار محمد صدیق کے دادا محترم حاجی گلاب دین صاحب رضی اللہ عنہ اور اپنے چچا محترم حاجی رحیم بخش صاحب رضؓ کو تبلیغ کی ان دونوں بزرگوں نے بھی چند دن کے اندر اندر نہ صرف خود بذریعہ خطوط بیعت کر لی بلکہ اپنے خاندان کے مردوں اور عورتوں کی بیعتیں بھی کرائیں۔ اور اس طرح خدا کے فضل سے بھڈیار میں ایک مضبوط اور مخلص جماعت قائم ہو گئی۔

حاجی گلاب دین صاحب رضؓ

خاکسار کے دادا محترم حاجی گلاب دین صاحب رضؓ کی پیدائش تقریباً ۱۸۳۳ء تا ۱۸۳۴ء کی تھی۔ آپ نے ۱۹۲۴ء میں تقریباً ۹۰ سال کی عمر میں امرتسر شہر میں اپنے سب سے چھوٹے لڑکے یعنی خاکسار کے والد محترم میاں نور محمد صاحب کے گھر وفات پائی۔ وفات کے دوسرے روز آپ کا جنازہ بذریعہ ٹرک قادیان لے جایا گیا۔ آپ موصی تھے اور وصیت کا حصہ اپنی زندگی میں ہی ادا کر چکے تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور لاش کو کندھا بھی دیا۔ اور مرحوم بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

آپ احمدی ہونے سے پہلے بھی نہایت دیندار اور عبادت گذار تھے۔ فرقہ اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے۔ کچھ عرصہ حضرت مولوی عبد اللہ غزنوی رحؓ اور ان کی اولاد سے خاص عقیدت اور میل جول تھا تاہم باوجودیکہ مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی رحؓ کی اولاد سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی مخالف ہی رہی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت نصیب کر دی۔ دین سیکھنے اور سکھانے کا آپ کو خاص شغف و شوق تھا۔ آپ ہی کی کوششوں سے آپکے دوسرے بھائیوں کے خاندانوں میں بھی دینداری اور احمدیت سے محبت اور عقیدت پیدا ہوئی۔ احمدی ہونے سے قبل بھی، بھڈیار کے قریب موضع گھرینڈا کے ایک عالم حافظ قرآن کو آپ نے مستقل اپنے پاس رکھا ہوا تھا جس نے آپ کے اکثر بچوں اور دیگر افراد جماعت کو قرآن کریم پڑھایا اور دیگر عام دینی امور سے واقفیت دلائی۔

تحریری بیعت کے بعد آپ نے ایک مرتبہ قادیان جا کر بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور آپؑ کی پاک صحبت سے فائدہ اٹھانے کا شرف حاصل کیا۔ اسی عرصہ میں نیلہ گنبد لاہور کے مشہور صحابی حضرت محمد موسےٰ صاحب رضؓ احمدی ہو گئے۔ اور چونکہ ان کا گاؤں گھرینڈا بھی ہمارے آبائی گاؤں بھڈیار کے بالکل قریب ہی تھا۔ نیز دونوں خاندانوں کی آپس میں رشتہ داریاں تھیں اس لئے احمدی ہونے کے بعد یہ تعلقات اور بھی زیادہ مضبوط ہو گئے۔ اور جب بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان سے لاہور وغیرہ بذریعہ ریل گاڑی تشریف لے جاتے تو ہمارے دادا جان کو اکثر حضرت مستری محمد موسیٰ رضؓ کے ذریعہ یا کسی اور طرح سے حضورؑ کے وہاں سے گزرنے کا علم ہو جاتا کہ فلاں وقت فلاں گاڑی پر حضورؑ گزر رہے ہیں۔ جس پر آپ جماعت بھڈیار کے احباب کو ساتھ لے کر گورو سر ستلان یا اٹاری ریلوے سٹیشن پر حضورؑ کی زیارت اور ملاقات سے مشرف ہوتے۔ چنانچہ مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو بھی جبکہ حضورؑ مع قافلہ سیالکوٹ تشریف لے جا رہے تھے تو اٹاری ریلوے سٹیشن پر حضورؑ نے جماعت بھڈیار کے سب احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ حضورؑ کی خدمت میں جماعت نے دودھ کی کھیر پیش کی جو کہ حضورؑ نے ازراہ کرم نہ صرف قبول فرمائی بلکہ ازراہِ ذرہ نوازی جماعت کے دو افراد یعنی خاکسار کے والد مکرم میاں نور محمد صاحب حال منگلپورہ اور خاکسار کے تایا زاد بھائی برادرم میاں عباس محمد صاحب حال منگلپورہ کو واہگہ ریلوے سٹیشن تک حضورؑ اپنے ساتھ ہی گاڑی میں لے گئے تاکہ وہ برتن وغیرہ واپس لے آئیں۔ اس واقعہ کا مختصر ذکر تاریخ احمدیت حصہ سوئم صفحہ ۳۷۸ پر موجود ہے۔

محترم دادا جان کی وفات کے وقت خاکسار کی عمر سات آٹھ سال تھی۔ خاندان کے تمام بچوں میں سے آپ کو مجھ سے خاص محبت تھی اور مجھے یاد ہے آپ اکثر مجھے اپنی گود میں بٹھا کر دینی مسائل اور قرآن کریم میں مذکورہ انبیاء کرام کی زندگی کے حالات سنایا کرتے تھے۔ ان کا پکا ارادہ تھا کہ وہ مجھے پرائمری پاس کرا کے خود قادیان تعلیم کے لئے لے جائیں گے اور عرصہ تعلیم کے دوران میری دیکھ بھال اور نگرانی اور خود قادیان کی برکات سے مستفید ہونے کے لئے وہاں بھی رہیں گے مگر افسوس زندگی نے آپکا ساتھ نہ دیا۔

وفات سے چند گھنٹے قبل مجھے بلا کر مجھ سے قرآن کریم سنا اور وصیت کرتے ہوئے والد صاحب کو فرمایا کہ ممکن ہے تم سے صدیق کو قادیان میں تعلیم دلانے کا مالی بوجھ برداشت نہ ہو سکے۔ اس لئے سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا۔ کیونکہ ایک مرتبہ ایسا نیک کام شروع کر کے پھر اسے تکمیل تک نہ پہنچانا اچھا نہیں ہوتا۔ دادا جان مرحوم کو تبلیغ کا بیحد شغف تھا اور باوجود ناخواندہ ہونے کے احمدیت کی تعلیم و عقائد اور اسلام کے عام اصولوں اور قرآن کریم میں مذکورہ واقعات و مضامین سے آپ کو اچھی خاصی واقفیت تھی۔ اپنے مخصوص انداز میں علماء سے گفتگو اور دوستوں اور رشتہ داروں میں آپ کی تبلیغ بہت مؤثر ثابت ہوتی تھی۔ جس پر آپکا نیک نمونہ سونے پر سہاگہ کا کام دیتا تھا۔ دور دھٹے ہوئے دلوں کو ملاتے اور باہم صلح کرانے اور آپس میں رشتے ناطے کرانے اور گھریلو امور و معاملات میں پند و نصائح کرنے کا ملکہ آپ کو خاص طور پر حاصل تھا۔ سال میں ایک دو مرتبہ قادیان ضرور جاتے اور خصوصاً جلسہ سالانہ پر کوشش کر کے ضرور حاضر ہوتے تھے۔ الغرض مرحوم بڑے جوشیلے باغیرت تہجد گزار۔ مہمان نواز اور صدقہ و خیرات کرنے والے اور احمدیت کا درد اپنے دل میں رکھنے والے بزرگ تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت سے پہلے ہی حضور سے خاص عقیدت اور محبت رکھتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیماری جب خطرناک صورت اختیار کر گئی تو آپنے بڑے الحاح اور عاجزی سے دعائیں کرنی شروع کر دیں کہ یا الٰہی جماعت کو ہر قسم کے فتنہ و ابتلاء سے محفوظ رکھیو اور مسیح موعودؑ کا بیٹا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ خلیفہ ہو جائے۔ چنانچہ پھر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جب آپ کو بھڈیار میں اطلاع ملی کہ سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ ہی خلیفہ منتخب ہوئے ہیں اور جماعت کی اکثریت نے انکی بیعت کر لی ہے تو آپنے بیحد خوش ہو کر سجدہ شکر ادا فرمایا اور اسی وقت اپنے سارے خاندان کو اکٹھا کر کے فوراً بیعت کر لینے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ اپریل ۱۹۱۴ء میں جماعت بھڈیار کی طرف سے بیعت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بیک وقت ۷۰ خطوط موصول ہوئے۔ اس وقت حضرت مستری محمد موسیٰ صاحب رضؓ قادیان میں تھے۔ بھڈیار سے اتنی تعداد میں خطوط بیک وقت ملنے پر حضور نے ان سے خوشی اور اظہار تعجب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"بھڈیار والوں نے اتنی تعداد میں علیحدہ علیحدہ بیعت کے خط ارسال کئے ہیں یہ بھی اظہار محبت و عقیدت کا طریق ہوتا ہے۔"

(باقی)

نقشہ وصولی لازمی چندہ جات صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں اب صرف سوا یا ڈیڑھ مہینہ رہ گیا ہے۔
لہٰذا تمام احباب اور کارکنان مال سے التماس ہے کہ اس عرصہ میں لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے پرجوش جدوجہد کریں۔ تا سال ختم ہونے سے پہلے یعنی ۳۰ ر اپریل تک ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔

بڑی بڑی جماعتوں کی طرف سے جو ۱۳ ر مارچ تک وصولی ہو چکی تھیں ان کے نقشے قبل ازیں شایع کئے جا چکے ہیں۔ نیچے ان جماعتوں کی ۱۵ ر مارچ تک کی وصولیوں کا نقشہ درج کیا جا رہا ہے۔ جن کا بجٹ ایک اور دو ہزار روپیہ کے درمیان ہے۔ تا احباب جماعت یہ اندازہ لگا سکیں کہ کتنی کمی ہے۔ جسے اس عرصہ میں بہر حال پورا کرنا ہے۔
وصولی کی فیصدی رفتار نکالنے میں صرف سال رواں کے بجٹوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔
جن جماعتوں کے ذمہ گزشتہ سالوں کے بقائے ہیں۔ انہیں ان بقاؤں کو بیباق کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔

جن جماعتوں پر یہ ※ نشان لگایا گیا ہے۔ ان کے سال رواں کے بجٹ نہیں ملے۔ اور جن پر یہ ⊗ نشان لگایا گیا ہے۔ ان کے بجٹ زیر پڑتال ہیں لہٰذا ان جماعتوں کی وصولی کی رفتار جو نیچے دکھائی گئی ہے۔ وہ محض اندازہ ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	قائد آباد	۱۰۰	۱۰۰
۲	ڈیریانوالہ	۱۰۰	۱۰۰
۳	ذاتہ زیدکا	۹۴	۱۰۰
۴	چک ۹۹/۷ نواں کوٹ	۱۰۰	۹۳
۵	ہنڈ گوجر	۱۰۰	۹۱
۶	چک ۳۵ جنوبی	۹۰	۱۰۰
۷	کوٹلی چاہ جیون سنگھ	۸۹	۱۰۰
۸	پھیرو چیچی	۹۲	۹۵
۹	مورد	۹۵	۸۷
۱۰	چک ۸۶/۸۷ شمالی	۱۰۰	۸۱
۱۱	پیجی	۱۰۰	۷۹
۱۲	چندر کے منگولے	۷۶	۱۰۰
۱۳	سرائے عالمگیر	۱۰۰	۷۴
۱۴	چھور کاہلوں ※	۷۲	۹۵
۱۵	چک ۹۳ ٹی ڈی اے	۸۱	۸۵
۱۶	کوچہ چابکسواراں لاہور	۷۱	۹۴
۱۷	گگرالی	۱۰۰	۶۵
۱۸	چک ۳۳ جنوبی	۸۰	۸۳
۱۹	مرالہ	۸۰	۸۳
۲۰	النور آباد	۱۰۰	۵۷
۲۱	گھوگھیاٹ میانی	۸۰	۷۷
۲۲	سعد اللہ پور	۷۱	۷۹
۲۳	فورٹ سنڈیمن	۷۶	۷۴
۲۴	چک ۴۶ شمالی	۶۰	۸۹
۲۵	مریدکے ⊗	۷۹	۶۹
۲۶	بھڈال	۸۳	۶۳
۲۷	میاں چنوں	۸۸	۵۸
۲۸	موسے والا	۴۵	۱۰۰
۲۹	چک ۵۶۵ گ ب	۵۴	۸۹
۳۰	گھٹیالیاں	۹۲	۵۱
۳۱	حویلیاں	۷۲	۷۰
۳۲	مالوکے بھگت	۵۱	۸۶
۳۳	چک ۵۵ مرڑ	۶۳	۷۹
۳۴	چک ۲۷۰ الف	۴۹	۹۲
۳۵	کماسس	۸۴	۵۳
۳۶	چک جھمرہ	۶۲	۷۴
۳۷	چک ۳۹ ڈی بی	۸۲	۵۴
۳۸	چکوال	۶۹	۶۶
۳۹	بھکو بھٹی	۷۰	۶۵
۴۰	چک ۲۱ ددھ	۳۵	۱۰۰
۴۱	ظفر آباد اسٹیٹ دیہہ بوٹلکا	۶۵	۶۹
۴۲	نیل کوٹ چاہ بھاگووال	۶۳	۶۹
۴۳	مجوکہ	۵۱	۷۵
۴۴	دھیر کے کلاں	۵۲	۷۷
۴۵	پنڈی بھاگو	۶۶	۶۳
۴۶	نارووال	۸۰	۴۹
۴۷	شاہدرہ	۱۰۰	۲۷
۴۸	ڈگری	۴۰	۸۷
۴۹	چوہر کانہ	۶۷	۶۰
۵۰	بدین	۵۴	۷۱
۵۱	ترگڑی	۵۷	۶۸
۵۲	چک ۵۶۳ گ ب	۲۶	۹۹
۵۳	لارنس پور	۶۴	۶۱
۵۴	لودھراں	۷۳	۵۱
۵۵	خانانوالی میانوالی	۶۹	۵۵
۵۶	قلعہ صوبہ سنگھ	۵۲	۷۰
۵۷	محراب پور	۳۷	۸۴
۵۸	رینالہ اسٹیٹ	۵۸	۶۲
۵۹	کنتیا ※	۸۱	۳۸
۶۰	مانگا چانگریاں	۶۹	۴۷
۶۱	بالاکوٹ	۵۴	۶۱
۶۲	لاڑکانہ	۴۳	۷۳
۶۳	چک ۲۷۵ ر ب کرتارپور	۸۳	۳۱
۶۴	شادیوال	۵۷	۵۶
۶۵	چک ۲۳۰ ر ب رام پور چوہلہ ※	۵۰	۶۳
۶۶	دیہہ چھپایٹ	۴۵	۶۷
۶۷	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۶۴	۴۷
۶۸	کھیوڑہ	۶۷	۴۴
۶۹	کنڈیارو	۵۵	۵۶
۷۰	منڈی صادق آباد	۵۰	۶۰
۷۱	گوٹھ سردار محمد	۵۶	۵۲
۷۲	کلارچی ⊗	۵۵	۵۳

۴۴

(باقی)

تقریب شادی

عزیزم داؤد احمد فرخ کی تقریب شادی و رخصتی مورخہ ۱۹ ر فروری ۱۹۶۵ء بروز جمعہ عمل میں آئی۔ اُن کا نکاح عزیزہ نصرت جہاں دختر نیک اختر قاضی فضل الٰہی صاحب مرحوم و مغفور کے ساتھ محترم جناب قاضی عبدالحمید صاحب درویش آف قادیان نے مبلغ ۔/۴۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا۔ برات راولپنڈی سے روانہ ہوئی اور مورخہ ۲۰ ر فروری کی صبح کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ وسیع پیمانے پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام ہوا۔ جس میں راولپنڈی کے معززین شہر۔ امیر جماعت راولپنڈی اور دیگر بزرگانِ جماعت نے شرکت فرمائی۔ بزرگان سلسلہ و تمام احباب جماعت دعا فرماویں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

(محمد امجد علی ۔ ۹۹/۲۱ ۔ آریہ محلہ راولپنڈی)

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۴۶ ویں مجلسِ مشاورت شروع ہوگئی

حضور ایدہ اللہ کی زیرِ ہدایت مشاورت کا افتتاح محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے فرمایا

ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور وفکر کے لئے تین سب کمیٹیوں کا تقرر

ربوہ ۲۷ مارچ - کل مورخہ ۲۶ مارچ بروز جمعۃ المبارک چار بجے سہ پہر تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں جماعت احمدیہ پاکستان کی ۴۶ ویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہوگئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ ہدایت سال گزشتہ کی طرح امسال بھی مجلسِ شوریٰ کا افتتاح محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور نے مختصر خطاب اور اجتماعی دعا سے فرمایا۔ افتتاحی اجلاس میں جو چار بجے سہ پہر سے سوا پانچ بجے شام تک جاری رہا۔ ایجنڈے پر غور وفکر کے لئے تین سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ اس اجلاس میں مشرقی اور مغربی پاکستان کی تین صد سے زائد جماعت ہائے احمدیہ کے ۵۱۴ نمائندگان نے شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز

جملہ نمائندگان کے مقررہ نشستوں پر بیٹھنے کے بعد پروگرام کے مطابق ٹھیک چار بجے سہ پہر سیکرٹری مشاورت مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے نمائندگانِ کرام سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شوریٰ کے اجلاسوں میں صدارت کے فرائض سرانجام دینے کے لئے محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو مقرر فرمایا ہے چنانچہ میں محترم شیخ صاحب موصوف کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ کرسی صدارت پر تشریف فرما ہو کر شوریٰ کی کارروائی کا آغاز فرمائیں محترم شیخ صاحب موصوف کے کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد آپ کی زیرِ ہدایت پہلے مکرم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب سابق مبلغ مارشیس و مشرقی افریقہ نے قرآنِ مجید کی تلاوت کی۔ بعدہٗ محترم صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ نمائندگان کرام اور زائرین حضرات شریک ہوئے۔

صاحب صدر کا افتتاحی خطاب

اجتماعی دعا کرانے کے بعد صاحب صدر نے نمائندگان کرام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ یہ ہماری ۴۶ ویں مجلس مشاورت ہے گزشتہ ۴۶ سال کے اندر جماعت نے روز بروز اور عہد بعہد جو ترقی کی ہے اور اس ضمن میں جس طرح احباب جماعت مجلس شوریٰ میں شریک ہو کر مشورے دیتے رہے ہیں اور پھر وہ مشورے جس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بعد نافذ ہوتے رہے ہیں یہ ہماری تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم رکیں یا ٹھہریں ہمارا کام یہ ہے کہ ہم چلتے چلے جائیں یہ قافلہ نہ کبھی رکا ہے اور نہ آئندہ کبھی رکے گا۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے چلتا چلا جائے گا جب تک کہ وہ مقاصد جن کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے بہ تمام وکمال پورے نہ ہو جائیں۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم جو قدم بھی اٹھاتے ہیں وہ بفضل اللہ تعالیٰ درست ہوتا ہے اور اس طرح ہمارا ہر قدم ہی اپنی ذات میں منزل مقصود کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمارے وہ دوست جو ہم سے پہلے ہوگزرے ہیں انھوں نے بڑے استقلال سے قربانیاں کیں اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمایا اور انھیں کامیابیوں سے نوازا۔ ان کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ وہ نہ کبھی رکے اور نہ کبھی انھوں نے قیام کیا وہ نہ کبھی تھکے اور نہ درماندہ ہوئے۔ جو امانت ان کے سپرد کی گئی تھی وہ اس کی حفاظت کرتے چلے گئے اور بحفاظت تمام اسے آگے سونپتے چلے گئے وہ امانت اب ہمارے پاس پہنچی ہے۔ جو عمارت ہمارے پیشرو حضرات کے ہاتھوں تعمیر ہونی شروع ہوئی تھی آج ہم اس میں اخلاص کے ہاتھوں سے ۴۶ ویں اینٹ لگا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس امانت کی قدر ومنزلت پہچاننے اور اس کی پوری پوری حفاظت کرتے ہوئے اپنے فرائض کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا چند باتیں جنہیں آپ سب جانتے ہیں دہرانے اور یاد دلانے کے قابل ہیں۔ جو نمائندے یہاں جمع ہیں وہ اپنی اپنی جماعت کے خیالات آراء اور ان کی ضروریات کے نمائندے ہیں۔ اسی طرح وہ نیابت کرنے والے ہیں اپنی اپنی جماعت کے صبر و تحمل کی اور بردباری و وقار کی۔ جملہ نمائندگان پر لازم ہے کہ وہ تحمل سکون اور وقار سے مجلس کی کارروائی میں حصہ لیں۔ ایک اور بات جو یاد رکھنے کے قابل ہے یہ ہے کہ ہمارے مشورے محض خیالی باتیں نہیں ہوتیں اور نہ وہ زبانی جمع خرچ کے طور پر دیئے جاتے ہیں ہم جو مشورے دیتے ہیں اس نیت اور اس عزم کے ساتھ دیتے ہیں کہ ہم ان پر عمل کریں گے اور انہیں عملی جامہ پہنانے میں پورے پورے تعاون سے کام لیں گے۔ ہمارے مشورے دوسرے لوگوں کے مشوروں کی طرح نہیں ہوتے جن کا مقصد نشستند و گفتند و برخاستند کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ ہم ہمیشہ اس بات کے قائل رہے ہیں کہ ہمارے مشورے اپنے ساتھ قوتِ عمل رکھتے ہیں اور دنیا کے اندر عملی تغیر پیدا کرنے والے ہیں۔ ایک اور بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اسلام ایک وسطی مذہب ہے لہٰذا جو مشورہ بھی دیا جائے اسلامی تعلیم کی رو سے بہرطور افراط وتفریط سے پاک ہونا چاہیئے۔ جملہ نمائندگان سے میری یہ درخواست ہے کہ وہ ان امور کے پیش نظر مشورہ دیں۔ بڑی خوشی اور آزادی سے صحت مند تنقید کریں اور تعمیری تجاویز پیش کریں۔ آپ کو بلایا ہی اس لئے گیا ہے کہ آپ مرکز کی ضروریات کو سنیں اور مرکز آپ کی ضروریات سے آگاہ ہو کر آپ کے مشوروں سے فائدہ اٹھائے۔

آخر میں آپ نے فرمایا ان مختصر گزارشات کے بعد میں حضور کی ہدایت اور ارشاد کے ماتحت بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا کہتے ہوئے اس ۴۶ ویں مجلس مشاورت کا افتتاح کرتا ہوں۔ مجلس شوریٰ کے افتتاح کا اعلان فرمانے کے بعد آپ نے محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور کو اسٹیج پر تشریف لاکر شوریٰ کی کارروائی میں آپ کا ہاتھ بٹانے کی ہدایت فرمائی۔

سب کمیٹیوں کا تقرر

محترم مرزا عبدالحق صاحب کے اسٹیج پر آپ کے ساتھ تشریف فرما ہونے کے بعد آپ نے فرمایا اب ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آئے گا اور احباب ان کے ممبران کے نام تجویز کریں گے پہلی کمیٹی "سب کمیٹی بیت المال" ہوگی جو ایجنڈے کی تجاویز ۲، ۳، ۶ اور ۷ (میزانیہ آمد و خرچ صدر انجمن احمدیہ بابت ۶۶-۱۹۶۵ء) پر غور کرے گی یہ سب تجاویز مالی امور سے تعلق رکھتی ہیں اور صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ پر اثر انداز ہونے والی ہیں۔ دوسری کمیٹی "سب کمیٹی تحریک جدید" کے نام سے موسوم ہوگی اور یہ ایجنڈے کی تجویز نمبر ۸ کی رو سے تحریک جدید کے بجٹ آمد و خرچ بابت ۶۶-۶۵ء پر غور کرے گی۔ تیسری سب کمیٹی ایجنڈے کی تجاویز ۱، ۴، ۵ اور ۹ (بجٹ آمد و خرچ وقف جدید بابت ۶۶-۶۵ء) پر غور کرے گی اس کا نام ہوگا "سب کمیٹی اصلاح وارشاد و وقف جدید و دیگر امور"۔

اس کے بعد محترم صاحب صدر نے باری باری ان تینوں سب کمیٹیوں کے لئے نام پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ سب کمیٹی نمبر ۱ کے لئے چالیس اور سب کمیٹی نمبر ۲ و ۳ کے لئے پینتیس، پینتیس نام پیش ہوئے آپ نے سب کمیٹی نمبر ۱ بابت بیت المال کا صدر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب کو اور سیکرٹری محترم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال کو مقرر فرمایا۔ اسی طرح سب کمیٹی نمبر ۲ بابت تحریک جدید کے صدر محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی اور سیکرٹری مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال مقرر ہوئے۔ اور سب کمیٹی نمبر ۳ بابت اصلاح وارشاد و وقف جدید و دیگر امور کے لئے بطور صدر محترم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ اور بطور سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقفِ جدید کا تقرر عمل میں آیا۔

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد محترم صاحب صدر نے افتتاحی اجلاس کے اختتام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجلس مشاورت کا اگلا اجلاس ۲۷ مارچ کو ۸ بجے صبح ہوگا جس میں سب کمیٹیوں کی رپورٹ پر غور کیا جائے گا۔

(مجلس مشاورت کے دیگر اجلاسوں کی مختصر روداد آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں)

وصایا

ضروری نوٹ:- ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر:- ۱۷۶۵۵ میں حمیدہ بیگم زوجہ محمد الطاف خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء سکنہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے مجھے میرے خاوند محترم الطاف حسین خان صاحب شاہجہانپوری محلہ دارالیمن ربوہ کے اپنے ایک پختہ مکان متصل مکان منشی محمد الدین صاحب کارکن دفتر آبادی تحریک جدید ربوہ کا چوتھا حصہ میرے حق مہر میں دے دیا ہوا ہے جو میری ملکیت ہے۔ مکان کے میرے اس حصہ کی قیمت موجودہ وقت میں اندازاً -/۶۰۰ روپیہ ہے اور کانٹے طلائی قیمتی اندازاً ایک صد روپیہ کل جائیداد کی قیمت -/۷۰۰ روپے بنتی ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ الامۃ نشان انگوٹھا حمیدہ بیگم گواہ شد محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ چیف انسپکٹر تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد۔ الطاف حسین شاہجہانپوری خاوند موصیہ دارالیمن ربوہ ۲/۱/۶۵

مثل نمبر:- ۱۷۶۵۶ میں سلیم احمد ناصر ولد مولوی ظہور حسین صاحب قوم ککے زئی پیشہ وکالت عمر ۲۸ برس تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں میرا گزارہ وکالت پر ہے ماہوار آمدنی اوسطاً تین صد روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد سلیم احمد ناصر وکیل گواہ شد ظہور حسین بقلم خود۔ گواہ شد عنایت اللہ جاہد سیکرٹری مال دارالبرکات ربوہ ۳/۱/۶۵

مثل نمبر:- ۱۷۶۵۷ میں ثمینہ بیگم زوجہ الطاف حسین خان صاحب شاہجہانپوری قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے مجھے میرے خاوند محترم الطاف حسین خان صاحب شاہجہانپوری نے اپنے مکان واقعہ محلہ دارالیمن ربوہ متصل مکان منشی محمد الدین صاحب خادم کارکن دفتر آبادی تحریک جدید کا نصف حصہ میرے حق مہر میں دیا ہوا ہے جو میری ملکیت ہے مکان کے میرے اس حصہ کی قیمت موجودہ قیمت میں اندازاً بارہ سو روپیہ ہے اور زیور طلائی اندازاً قیمت ساڑھے تین سو روپیہ صرف اور نقد پچاس روپیہ صرف ہے لہذا اس کی مجموعہ قیمت سولہ صد روپے بنتی ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی میں اپنے مکان کا حصہ اپنے بیٹے رشید احمد خان کو دینا چاہتی ہوں جس کی درخواست دفتر آبادی تحریک جدید کو دے چکی ہوں بہر حال مکان کے اس حصہ کی قیمت میں خود ادا کر دوں گی یا میرا بیٹا انشاء اللہ تعالیٰ ادائیگی کر دے گا۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ نشان انگوٹھا ثمینہ بیگم گواہ شد الطاف حسین شاہجہانپوری محلہ دارالیمن ربوہ۔ خاوند موصیہ گواہ شد محمد شجاعت علی چیف انسپکٹر تحریک جدید ربوہ ۲۱/۱/۶۵

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۶ مارچ۔ ۲۴ مارچ کو یہاں نئی مرکزی کابینہ نے جو چار وزراء پر مشتمل ہے حلف اٹھایا۔ ان میں تین سابق وزراء مسٹر محمد شعیب، خان عبدالصبور خان اور مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور ایک نئے وزیر خواجہ شہاب الدین شامل ہیں۔

خواجہ شہاب الدین کو نئی کابینہ میں اطلاعات و نشریات کا محکمہ دیا گیا ہے جو اس سے قبل جناب عبدالوحید خان کے پاس تھا۔ باقی تمام وزراء اپنے سابقہ محکموں کے سربراہ رہیں گے۔

حلف اٹھانے سے قبل صدر نے تمام وزراء سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں حلف اٹھانے کے بعد تمام وزراء نے مشترکہ طور پر صدر سے ملاقات کی اور صدر نے انہیں ملکی حالات اور پاکستان کو درپیش مسائل سے آگاہ کیا۔ اور بتایا کہ وہ ان مشکلات پر کس طرح قابو پا سکتے ہیں۔ اور پاکستانی عوام کی خوشحالی اور بہبود کے لئے انہیں کیا کچھ کرنا ہے۔

● لاہور ۲۶ مارچ۔ ۲۴ مارچ کو گورنمنٹ ہاؤس میں ایک سادہ اور خاموش تقریب میں گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے اپنے وزراء کی نئی کونسل کے چار اراکین کا اعلان کر دیا اور ان نئے وزراء نے گورنمنٹ ہاؤس میں دوپہر ساڑھے بارہ بجے حلف وفاداری اٹھا لیا۔ ان چار وزراء میں تین پرانے وزراء شامل ہیں اور ایک سابق مرکزی وزیر کو بھی صوبائی گورنر نے اپنی کونسل میں شامل کر لیا ہے۔

یہ نئے وزراء شیخ مسعود صادق مرکز کے سابق وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان غلام نبی میمن اور یٰسین وٹو ہیں تینوں پرانے وزراء کو ان کے پرانے محکمے دیئے گئے ہیں شیخ مسعود صادق کے پاس خزانہ اور ایکسائز و ٹیکسیشن کے محکمے ہوں گے۔ غلام نبی میمن کے پاس قانون و پارلیمانی امور اور اطلاعات کے محکمے ہوں گے یٰسین وٹو کے پاس تعلیم اور جیل کا محکمہ ہو گا۔ سابق مرکزی وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان کو محکمہ مال اور آبادکاری کے محکمے دیئے گئے ہیں باقی تمام محکمے فی الحال گورنر مغربی پاکستان کے پاس ہی رہیں گے

● راولپنڈی ۲۶ مارچ۔ چین کے وزیر خارجہ جب یہاں پہنچے تو ان کا استقبال کیا گیا۔ ہوائی اڈے سے شہر تک پانچ میل لمبے راستے پر ہزاروں افراد نے معزز مہمان کا خیر مقدم کیا۔ ہوائی اڈے سے سرکاری مہمان خانہ پہنچنے کے فوراً بعد انہوں نے صدر ایوب سے ایک گھنٹہ تک اور پھر اس کے بعد تیسرے پہر دو گھنٹے تک ملاقات کی اور پاک چینی سرحدی معاہدہ کے علاوہ جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حال کے بارے میں اہم بات چیت کی اس بات چیت کے وقت وزیر خارجہ مسٹر بھٹو آغا شاہی جنرل رضا اور چینی سفیر موجود تھے۔

● راولپنڈی ۲۶ مارچ۔ روسی سفیر مسٹر اے اے رکیسٹر ونکوف نے آج صدر ایوب خان سے ملاقات کی اس دوران صدر کے اگلے دورہ روس پر بات چیت ہوئی روسی سفیر نے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سے ملاقات کی ہے۔

آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

ربوہ مورخہ ۲۳ مارچ کو یوم پاکستان کی مبارک تقریب کے موقع پر فرینڈز کلب کے زیر اہتمام آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ ہوا۔ پہلا میچ فرینڈز کی بی ٹیم اور محلہ دارالبرکات کے ننھے بچوں کی ٹیم کے درمیان ہوا جس میں شفیق، خالد، شمیم، منصور نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اس کے بعد رائل کلب اور فرینڈز کلب کے درمیان دلچسپ میچ ہوا، وقت ختم ہونے پر دونوں ٹیموں کا سکور برابر تھا۔ مزید وقت دیا گیا چنانچہ فرینڈز نے رائل کلب کو ۳۰ کے مقابلہ میں ۳۲ سکور سے ہرا دیا۔ فرینڈز کی طرف سے سلطان محمود واحد، مجیب اللہ، بابر اور رضی اللہ نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ رائل کی طرف سے محمد طفیل، نصیر، رشید اور عاقل نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔